ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.3 2023

مفتی شفیع عثمانی کے نزدیک صفات متشابہات کی تعبیرات کا جائزہ

An Analysis of Interpretations of Similar Attributes according to Mufti shafi Usmani

* عائشہ سعید

ایم فل اسلامک اسٹڈیز، یونیورسٹی آف سیالکوٹ۔ پاکستان

*ڈاکٹر نعیم قیصر

اسسٹنٹ پروفیسر۔ اسلامک اسٹڈیز ڈیپارٹمنٹ، یونیورسٹی آف سیالکوٹ۔ پاکستان

ABSTRACT

Whenever a conflict occurs in the present era, it adopts wrong arguments based on the ignorance of the interpretation of the verses of the Holy Qur'an. These same conflicts have happened in all ages and are still happening. In order to erase this kind of falsehood, Islamic Scholar in the field of interpretation -both of Quran and Hadith- took up the pen and wrote books to eradicate the dispute. There are two types of Quranic verses:

1: Entirely clear and precise in its meaning.

2: Unspecific and similar.

Scholars always follow the clear verses, while the seditionists invite people to go astray by telling the apparent meaning of the similar verses. One of those scholars there is a prominent name in Pakistan Mufti Shafi Usmani whose interpretations regarding the similar verses haven’t been researched yet, that is why the basic questions of this article are about the similar attributes, their types and the interpretations of those attributes according to Mufti Shafi Usmani,I have adopted analytical method in this article by analyzing the interpretations of the mentioned scholar. This article may open the door of research on the other aspects of his scholarly services.

Key words: Analysis, similar attibutes, interpretations, Mufti Shafi Usmani.

تعارف:

عصر حاضر میں جب بھی فتنہ رونما ہوتا ہے تو وہ قرآن کریم کی آیات کی تفسیر کو اپنی لاعلمی کی بنیاد پر غلط دلائل کو اپناتا ہے۔ ہر زمانے میں یہ فتنے رونما ہوتے رہے ہیں اور اب بھی ہو رہے ہیں۔ باطل کو مٹانے کے لیے مفسرین اور محدثین نے قلم اٹھایا اور اسکو روکا۔ اس لیے میں نے بھی اس کار خیر میں حصہ ڈالنے کی ایک ادنی کوشش کی۔ قرآن مجید ایسی کتاب ہے۔ جس کو دوست بنا کر ہر انسان دنیا و آخرت میں کامیاب و کامران ہو سکتا ہے۔ قرآن مجید میں اللہ نے دو طرح کی آیات نازل کیں ہیں۔ 1۔ محکمات 2۔ متشابھات۔ اہل علم آیات محکمات پر عمل کرتے ہیں۔ جبکہ فتنہ پسند لوگ آیات متشابھات کا ظاہری معنی بتا کر لوگوں کو گمراہی کی دعوت دیتے ہیں۔ علماء متقدمین آیات متشابھات میں غور و فکر نہیں کرتے تھے اور نہ کسی کو ان کا معنی بتا کر گمراہ کرتے تھے۔ لیکن متاخرین نے جب یہ دیکھا کہ فتنہ پسند لوگ اسلام کو نقصان پہنچا رہے ہیں مثلا "وجہ اللہ" سے اللہ کا چہرہ بیان کرتے ہیں "ید اللہ" سے اللہ کا ہاتھ ثابت کرتے ہیں تو اس موقع پر علماء نے مسلمانوں کے لیے ان آیات کی تاویلات کیں، اور یہ بتا دیا کہ ان آیات کا مطلب اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ چنانچہ عصر حاضر میں اس کی سخت ضرورت ہے کہ صحیح موقف کو

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.3 2023

منظر عام پر لایا جائے اور عوام الناس کو مطلع کیا جائے کہ محکم اور واضح احکامات پر عمل کریں۔ اسی لیے اس آرٹیکل میں جن بنیادی سوالات کی تحقیق کی گئی ہے وہ درج ذیل ہیں۔

صفات متشابھات سے کیا مراد ہے، اور اسکی کتنی اقسام ہیں ؟۔

مفتی شفیع عثمانی کے نزدیک صفات متشابھات کی تعبیرات کیا ہیں ؟

سابقہ کام کا جائزہ

یہ ایسا موضوع ہے جس پر پاکستان کی مختلف یونیورسٹیز میں کام ہو چکا ہے۔ وہ حسب ذیل ہیں۔

ا۔ صفات متشابھات کو مولانا محمد سفیان نے تالیف کیا جسے مکتبہ فاروقیہ کراچی (پاکستان) والوں نے نشر کیا۔ اس میں انھوں نے مختلف کتابوں کا مطالعہ کر کے صفات متشابھات کو قرآن و حدیث کی روشنی میں بیان کیا۔ اور علماء متقدمین اور متاخرین کے نظریات کا تقابل کیا

۲۔ ڈاکٹر مفتی عبد الواحد نے صفات متشابھات تصنیف کی یہ جامعہ لاہور (پاکستان) کے مصنف ہیں اس کاوش کو مجلس اسلامیہ کراچی والوں نے نشر کیا۔ یہ خداداد کاوش ہے۔ جس میں ڈاکٹر نے صفات متشابھات کو تفصیلا بیان کیا۔ اور سلفی عقائد پر روشنی ڈالی۔

۳۔ صفات متشابھات کی بحث: مولانا شیخ سلیم اللہ خان نے یہ آرٹیکل 2017 میں جامعہ سلفیہ فیصل آباد (پاکستان) میں مکمل کیا۔ اس میں مولانا نے صفات متشابھات کی بحث کی۔ جس میں بیانی تجزیہ کو علوم عصریہ کی روشنی میں پیش کیا۔

اس لیے میرا موضوع مفتی شفیع عثمانی کے نزدیک صفات متشابھات کی تعبیرات کا جائزہ ایسا موضوع ہے جو تحقیق کا طالب ہے کیونکہ کسی محقق نے اس پر مستقلاً کوئی تحقیقی مقالہ پیش نہیں کیا۔

صفات متشابھات کا مفہوم

صفات متشابھات قرآن و حدیث اور اجماع امت سے ثابت ہیں ان کے متعلق صرف اتنا علم ہے کہ: صفت باری تعالٰی کی نسبت اللہ کی طرف ہے۔ اسکا ظاہری اور حقیقی معنٰی اللہ اور رسول کے علاوہ کوئی نہیں جانتا۔ قرآن میں "ید" کا لفظ آیا ہے۔ علامہ ابن حجر[1] فرماتے ہیں کہ اس" ید "سے وہ ہاتھ مراد نہیں جس کا ہم تصور کرتے ہیں، بلکہ یہ ایک صفت باری تعالٰی ہے۔

---

[1]: ابن حجر (۱۳۷۲-۱۴۴۹) آپ بڑے علماٗ میں سے ایک تھے۔ آپ کی پیدائش اور وفات قاہرہ میں ہوئی۔ آپ عبد الرحیم عراقی کے خاص تلامذہ میں سے تھے۔ جلال الدین سیوطی آپ کے شاگرد تھے، جنہوں نے, الاتقان فی علوم القرآن تصنیف کی۔ آپ عالم، فقیہ، مفسر قرآن، قاضی، محدث، مورخ اور شاعر تھے۔ آپ کی تصانیف کی تعداد ۱۵۰ سے اوپر بتائی جاتی ہے، جن میں سے چند ایک درج ذیل ہیں۔ الاصابہ فی تمیز الصحابہ: اصحاب رسول کے متعلق ایک جامع انسائیکلوپیڈیا ہے جو اب اُردو میں بھی شائع ہو چکا ہے۔ بلوغ المرام: بلوغ المرام اصل میں 1358 احادیثِ نبوی کا مجموعہ ہے

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.3 2023

لغت کے اعتبار سے اسکا مصدر (ش۔ب۔ہ) ہے۔ جبکہ اصطلاح میں فقہاء نے تعریف کی ہے:"مالا ینبئ ظاھرہ عن مرادہ" یعنی وہ کلام جس کا معنی ظاہری اس کے معنٰی مراد کی خبر نہ دے۔[1]

آیات متشابھات سے مراد وہ آیات ہیں جن میں انسانی حواس سے متعلق حقیقتوں کو بیان کیا گیا ہے۔ یہ حقیقتیں چونکہ براہ راست انسان کے تجربے اور مشاہدے میں نہیں آتی ہیں، اور اس بنا پر انسانی زبان میں انکے لیے ایسے الفاظ موجود نہیں ہیں جو انہی کے لیے وضع کیے گئے ہوں، اس لیے لامحالہ انکو بیان کرنے میں وہ الفاظ استعمال کیے جاتے ہیں جو انسان نے دراصل محسوس اشیأ کے لیے وضع کیے ہیں۔ مثلا اللہ کے لیے زندگی، بینائی، سماعت، وغیرہ الفاظ کا استعمال، یا اسکے لیے عرش، کرسی ثابت کرنا اور یہ کہنا کہ وہ آسمان میں ہے، یا یہ کہنا کہ وہ محبت کرتا ہے، یا غضب ناک ہوتا ہے۔ اسطرح کے الفاظ حقیقت کا تصور تو دے سکتے ہیں ،لیکن ان الفاظ کا پورا پورا تفصیلی تصور حاصل کرنا ممکن نہیں ہے۔ اس لیے قرآن نے انکی حقیقت جاننے سے منع کیا ہے۔[2]

صفات متشابھات کی انواع واقسام:

امام راغب[3] نے متشابھات کی درجہ بندی کرتے ہوئے تین اقسام بیان کی ہیں۔

1۔ وہ متشابھات جنکی حقیقت سے واقفیت کا کوئی ذریعہ نہیں (اور انہیں اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا) مثلا قیامت کا وقت اور دابۃ الارض کا خروج وغیرہ۔

2۔ وہ متشابھات جن سے انسان کی واقفیت ممکن ہے مثلا غریب الفاظ اور احکام کی شرح وتفسیر وغیرہ۔ ۲

3۔ وہ متشابھات جو ان دونوں اقسام کے درمیان ہیں اور انکی حقیقت بعض علماء راسخین پر واضح اور دوسروں کے لیے مخفی ہو سکتی ہے حضور کی ابن عباس کے متعلق یہ دعا ہے:

"اللھم فقھہ فی الدین وعلمہ التأویل"[4]

ترجمہ: "اے اللہ انہیں دین کی سمجھ عطا فرما اور تاویل سکھا دے۔"[5]

وقت قیامت کے بارے میں فرمانا:

---

[1] :راغب اصفھانی ، حسین بن محمد ، المفردات فی الفاظ القرآن (الدار الشامیۃ ۔دار القلم ،۱۴۳۰ھ) ص: ۲۵۲

[2] : مودودی ، ابو الاعلی ۔ترجمان القرآن (پاکستان :لاہور ، اسلامی اکادمی ، ستمبر ۱۹۳۲ء) ۔ج: ۵ ، ص۷۹۔

[3] :راغب اصفھانی (۵۰۲ھ ۔۱۱۰۸ء) آپ کا نام حسین بن محمد بن مفضل ابو القاسم اصفھانی ہے۔ آپ کا تعلق علمائے اصبھان سے تھا۔ آپ بغداد میں رہے۔ آپ کے علم کی زیادہ شہرت ہوئی۔ یہاں تک کہ آپ کو امام غزالی کے درجہ کے برابر تصور کیا جاتا تھا۔ آپ کی تصانیف یہ ہیں۔ محاضرات الادبا، جامع التفاسیر ،المفردات فی غریب القرآن۔

[4] :صبحی صالح ، مترجم غلام احمد حریری ،علوم القرآن ، ص ۴۰۳۔

[5] : ابو القاسم ، حسین بن محمد ، المفردات فی غریب القرآن (بیروت : دار القلم ،دار الشامیۃ ، س / ن)ص: ۲۵۴۔۲۵۵

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.3 2023

ما المسؤول عنها بأعلم من السائل ۔ [1]

امام مالک سے جب سوال کیا گیا تو انکا جواب یہ تھا۔

(الاستواء معلوم والكيف مجهول والإيمان به واجب والسؤال عنه بدعة)

استواء معلوم ہے مگر اسکی کیفیت مجہول ہے اس پر ایمان لانا واجب ہے مگر اسکے متعلق سوال و تحقیق بدعت ہے۔[2]

قرآن پاک میں جو صفات مذکور ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

1۔ایک وہ جن کے معنٰی واضح ہیں، جیسے علم، قدرت، ارادہ، کلام وغیرہ ایسی صفات کو صفات محکمات اور واضحات کہتے ہیں۔

2۔دوسری وہ جس کے معنٰی میں خفا اور ابہام ہے۔جیسے وجہ (منہ)، ید (ہاتھ)، نفس، عین (آنکھ)، ساق (پنڈلی)، قدم (پاؤں)، اصابع (انگلیاں)، عرش پر مستوی ہونا وغیرہ۔ایسی صفات کو صفات متشابھات کہتے ہیں۔

1: وسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ[3]

ترجمہ:اس کی کرسیء(سلطنت و قدرت) تمام آسمانوں اور زمین کو محیط ہے۔

مفتی شفیع کا مؤقف:

مفتی شفیع فرماتے ہیں کہ: اسکی کرسی بہت وسیع ہے، جسکے اندر تمام آسمان اور زمین موجود ہیں۔اس قسم کی آیات کو اپنے معاملے پر قیاس نہ کیا جائے، اسکی کیفیت و حقیقت کا ادراک انسانی عقل سے بالاتر ہے، البتہ مستند روایات احادیث سے صرف اتنا معلوم ہوتا ہے کہ: عرش اور کرسی بہت عظیم الشان جسم ہیں، جو تمام آسمان اور زمین سے بڑے ہیں۔

2: قد جَآءَكُمْ بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّكُمْ ۚ فَمَنْ اَبْصَرَ فَلِنَفْسِهٖ ۔[4]

ترجمہ:بیشک تمہارے پاس تمہارے رب کی جانب سے (ہدایت کی) نشانیاں آچکی ہیں پس جس نے (انہیں نگاہِ بصیرت سے) دیکھ لیا تو (یہ) اس کی اپنی ذات کے لئے (فائدہ مند) ہے۔

مفتی شفیع کا مؤقف:

مفتی شفیع کا مؤقف ہے کہ: جب آیت قرانی سے معلوم ہوا، انسان اللہ کو نہیں دیکھ سکتا۔تو پھر قیامت میں کیسے دیکھے گا؟ اس کا جواب ہے کہ: حق تعالیٰ کی زیارت ناممکن ہے، بلکہ معانی یہ ہیں کہ: انسانی نگاہ اسکی ذات کا احاطہ نہیں کر سکتی، کیونکہ اسکی ذات غیر محدود ہے، اور انسان کی نگاہ محدود ہے۔

---

[1] : صحیح البخاری، کتاب الایمان ، باب سؤال جبریل النبی ﷺ عن الایمان والاسلام والاحسان وعلم الساعۃ ج:۱، حدیث ۵۰۔

[2] ؛ابن ماجہ ،سنن ابن ماجہ ، شرح محمد فؤاد عبد الباقی ، باب فیما انکرت الجھمیۃ ، ج : ۵ ، حدیث ۱۹۸

1: البقرۃ: 2: 255

[4] : سورۃ انعام :۶: ۱۰۴

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.3 2023

3: اللّٰہُ عَلِیۡمٌ حَکِیۡمٌ ۔[1]

ترجمہ: اور اللہ بڑے علم والا بڑی حکمت والا ہے۔

مفتی شفیع کا موقف:

مفتی شفیع کا موقف ہے: علیم حکیم دونوں اللہ کی صفات میں سے ہے، اسکے علاوہ سمیع علیم ، سمیع بصیر بھی اللہ کی صفات ہیں۔ قرآن میں بہت جگہ میں ان صفات کا ذکر آیا ہے۔ اللہ ہر چیز کو جاننے والا حکمت والا ہے۔

4: اَلرَّحۡمٰنُ عَلَی الۡعَرۡشِ اسۡتَوٰی[2]

ترجمہ: (وہ) نہایت رحمت والا (ہے) جو عرش (یعنی جملہ نظام ہائے کائنات کے اقتدار) پر (اپنی شان کے مطابق) متمکن ہو گیا

مفتی محمد شفیع کا موقف:

مفتی محمد شفیع صاحب فرماتے ہیں کہ: استویٰ کے لفظی معنی قائم ہونے اور عرش شاہی تخت کو کہا جاتا ہے اب یہ عرش رحمان کیسا اور کیا ہے، اور اس پر قائم ہونے کا کیا مطلب ہے؟ اس کے بارے میں صحیح مسلک وہ ہے جو سلف صالحین، صحابہ و تابعین اور صوفیاء کرام سے منقول ہے۔ کیونکہ انسانی عقل اللہ کی ذات و صفات کی حقیقت کا احاطہ کرنے سے عاجز ہے، اسکی کھوج نکالنا مضر ہے، ان پر ایمان لانا چاہیئے کہ ان الفاظ سے جو مراد ہے وہ صحیح اور حق ہے، اور خود کوئی معانی ایجاد نہ کرے۔ حضرت امام مالک سے ایک شخص نے سوال کیا کہ استواء علی العرش کا کیا مطلب ہے؟ آپ نے فرمایا کہ لفظ استواء کے معانی تو معلوم ہیں، اسکی کیفیت اور حقیقت کا ادراک عقل انسانی نہیں کر سکتی، اس پر ایمان لانا واجب ہے اور اسکے متعلق کیفیت و حقیقت کا سوال کرنا بدعت ہے، کیونکہ صحابہ کرام نے رسول اللہ سے ایسے سوالات نہیں کیے، سفیان ثوری، امام اوزاعی، لیث بن سعد، سفیان بن عینیہ، عبد اللہ بن مبارک نے فرمایا کہ جو آیات اللہ کی ذات وصفات کے متعلق ہیں کسی تشریح و تاویل کے بغیر ان پر ایمان لانا چاہیئے۔[3]

5: فَلَمَّا جَآءَتۡہُمۡ اٰیٰتُنَا مُبۡصِرَۃً[4]

ترجمہ: پھر جب ان کے پاس ہماری نشانیاں واضح اور روشن ہو کر پہنچ گئیں

مفتی شفیع کا موقف:

مفتی شفیع کا موقف ہے کہ: پس جب لوگوں کے پاس معجزات پہنچے، اور اپنی آنکھوں سے دیکھ لیے تو انہوں نے کہا کہ یہ کھلم کھلا جادو ہے۔

---

[1]: سورۃ توبہ :۹: ۱۵

[2]: سورۃ طٰہٰ : ۲۰: ۵

[3]: ثناء اللہ پانی پتی، تفسیر مظہری (کراچی: دار الاشاعت، ۲۰۱۰) ۲/ ۱۲۳

[4]: سورۃ نمل :۲۷: ۱۳

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.3 2023

6: كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَه [1]

ترجمہ: اس کی ذات کے سوا ہر چیز فانی ہے۔

مفتی شفیع کا موقف:

مولانا شفیع فرماتے ہیں کہ اس آیت کے جز سے یہ معلوم ہوا، ہر چیز فنا ہو جائے گی، صرف اسکی ذات ہو گی اور کوئی عبادت کرنے والا بھی نہیں ہو گا۔

7: وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌ بِيَمِيْنِهٖ [2]

ترجمہ: اور سارے آسمانی کرّے اُس کے دائیں ہاتھ (یعنی قبضۂ قدرت) میں لپٹے ہوئے ہوں گے۔

مفتی شفیع کا موقف:

مفتی شفیع صاحب نے اسکو متشابہ آیت قرار دیا ہے، وہ فرماتے ہیں کہ: اسکا علم صرف اللہ کو ہے۔ انھوں نے بتایا کہ قیامت کے دن آسمان دائیں ہاتھ میں ہونگے۔

8: يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ [3]

ترجمہ: ان کے ہاتھوں پر (آپ کے ہاتھ کی صورت میں) اللہ کا ہاتھ ہے۔

مفتی شفیع کا موقف:

مفتی شفیع نے بیان کیا ہے کہ: جو لوگ آپ سے حدیبیہ کے روز بیعت کر رہے ہیں کہ: (جہاد سے بھاگیں نہیں) تو وہ واقع اللہ سے بیعت کر رہے ہیں۔ (کیونکہ ان کا مقصد ہے کہ اللہ کے احکام مانیں گے) جب یہ بات ہے تو گویا خدا کا ہاتھ ان کے ہاتھوں پر ہے

9: وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ فَاِنَّكَ بِاَعْيُنِنَا [4]

ترجمہ: اور (اے حبیبِ مکرّم! اِن کی باتوں سے غم زدہ نہ ہوں) آپ اپنے رب کے حکم کی خاطر صبر جاری رکھئے بیشک آپ (ہر وقت) ہماری آنکھوں کے سامنے (رہتے) ہیں۔

مفتی شفیع کا موقف:

اس آیت میں یہ بتایا گیا ہے کہ: اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ: اپ کی حفاظت کا ذمہ ہم نے خود لیا ہے۔ پھر آپ لوگوں کی سازشوں سے کیوں ڈرتے ہیں۔

---

[1]: سورۃ قصص : ۲۸: ۸۸

[2]: سورۃ زمر : ۳۹: ٦٧

[3]: سورۃ فتح : ۴۸: ۱۰

[4]: سورۃ طور : ۵۲: ۴۸

10: وَيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ[1]

ترجمہ: اور آپ کے رب ہی کی ذات باقی رہے گی۔

مفتی شفیع کا مؤقف:

مولانا مفتی صاحب نے اس آیت میں صفت ذاتی کا ذکر کیا ہے، وہ فرماتے ہیں کہ اکثر عظیم لوگ دوسروں کے حال واحوال پر توجہ نہیں دیتے۔ مگر اللہ اپنے بندوں کے حالات سے واقف ہے۔ ایسا اسوجہ سے ہے کہ: عالم فانی کے بعد جزاو سزا کے حالات بتانا انسان کو ایمان کی دولت سے نوازتا ہے۔

11: وَهو مَعَكُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ[2]

وہ تمہارے ساتھ ہوتا ہے جہاں بھی تم ہو۔

مفتی شفیع کا موقف:

وہ (علم واعتبار کے اعتبار سے) تمہارے ساتھ رہتا ہے۔ خواہ تم لوگ کہیں بھی ہو۔ (یعنی تم کسی جگہ بھی اس سے مخفی نہیں رہ سکتے) اور وہ تمھارے سب اعمال کو دیکھتا ہے۔

نتائج بحث

اس آرٹیکل میں سے جو نتائج اخذ ہوائے وہ درج ذیل ہے۔

۱۔ مفتی شفیع عثمانی کے نزدیک جو جائزہ پیش کیا گیا ہے، اور اس میں جو مثالیں پیش کی گئی ہیں ان میں سے چند ایک یہ ہیں۔

یخافون ربهم من فوقهم ، الرحمن علی العرش استوىٰ ۔

متشابہات کے ذریعے معلوم ہوا کہ انسان کا علم محدود ہے جبکہ کائنات کا علم وسیع ہے۔

۳۔ صفات متشابہات کے بارے میں کافی ابہام پائے جاتے ہیں۔

۴۔۔ متشابہات پر غور وفکر کرنے کی بجائے انکا علم اللہ کے سپرد کریں تا کہ فتنہ وفساد نہ پھیلے۔

۵۔ متشابہات کا مفہوم عربی زبان کے دقیق فہم کی روشنی میں بیان کیا ہے۔

۶۔ صفات متشابہات پر ایمان لا کر انکی حقیقت کا علم اللہ کے سپرد کیا جائے۔

۷۔ پختہ ایمان کا مقصد ہے کہ متشابہات کی بجائے محکم آیات کی پیروی کی جائے۔

تجاویز وسفارشات

۱۔ دیگر محققین تفسیر بیضاوی میں مذکور صفات متشابہات کو بیان کریں۔

---

[1] : سورۃ رحمن ۵۵: ۲۷

[2] : سورۃ حدید: ۵۷: ۴

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.3 2023

۲۔ تفسیر ابن کثیر میں مذکور صفات کا تجزیاتی مطالعہ کریں۔

۳۔ دیگر محققین قرآن کریم میں مذکور صفات متشابھات کو عربی گرائمر کی روشنی میں بیان کریں۔

صفات متشابھات کا اطلاق کس حد تک مماثل ہے، اس پر تحقیق کی ضرورت ہے۔

کتابیات

1:القرآن الکریم

2:جلال الدین سیوطی، الاتقان فی علوم القرآن (لاہور: مکتبۃ العلم، ۷ فروری ۲۰۱۵ء)

3:مولانا ابو حفص، اعجاز احمد اشرفی، صفات باری تعالیٰ (لاہور: مکتبہ دار النعیم، جنوری ۲۰۱۶ء)

4:مودودی، ابو الاعلی۔ ترجمان القرآن (پاکستان: لاہور، اسلامی اکادمی، ستمبر ۱۹۳۲ء)

5:ثناء اللہ پانی پتی، تفسیر مظہری (کراچی: دارالاشاعت، ۲۰۱۰ء)

6:راغب اصفھانی، حسین بن محمد، المفردات فی الفاظ القرآن (الدار الشامیۃ۔ دار القلم، ۱۴۳۰ھ)

7:ابو القاسم، حسین بن محمد، المفردات فی غریب القرآن (بیروت: دار القلم، دار الشامیۃ، س/ن)

8:صبحی صالح، مترجم غلام احمد حریری، علوم القرآن، ص ۴۰۳۔